

طب وقائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا علمی جائزہ *Preventive Medicine in Islam: An Analysis*

پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاءⁱ ضیاء الرحمنⁱⁱ

Abstract

Man is made up of corporal substance, the body that can be seen and touched and the incorporeal essence, the soul (rooh in Arabic). The sublime Qur'an contains cure for all ailments, physical and spiritual: "And we sent down of the Qur'an that which is a Healing and a Mercy to those who believe (17:82)". Similarly, teachings of the Prophet of Islam under the title al-Tibb al-Nabawi cover a vast range of the subject of medicine in general and preventive steps to be taken for remaining healthy in particular, for both the doctor and patient and for sick and fit. The concept of preventive health care although not modern, confuses some people at a time when new medicines and tools are used for the purpose. The present article discusses the subject through the glasses of Islamic teachings derived from the Qur'an, hadith and fiqh in this regard.

Key Words: Preventive Medicine, Islam, Human body

انسانی وجود دو اشیاء یعنی روح و بدن کا مرکب ہے قرآن و سنت میں جا بجا روح، جسم، نفس اور بدن کے بارے میں بیانات ملتے ہیں۔ جسم اور بدن کا تصور ادراک کے ذریعے محسوس کیا جاسکتا ہے اسی لئے اس کو کسی حد تک سمجھنا آسان ہے جب کہ اس کے مقابلے میں روح کو صرف رب کا حکم کہ کر اس کی ہیئت ترکیبی اور دیگر تفصیل سے اجتناب برتا گیا ہے¹۔ اس کے مقابلے میں انسانی جسم

ⁱ ڈین فیکلٹی علوم اسلامیہ و دراستات شریعہ، جامعہ پشاور

ⁱⁱ لیکچرر علوم اسلامیہ، باچا خان یونیورسٹی چارسدہ

کی ساخت، اس کی پیدائش کے مراحل، اور دیگر تفصیلات کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت کرنے کا حکم بھی قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو انسانیت کے لئے عام طور پر اور مسلمانوں کے لئے بطور خاص شفا بتایا ہے²۔ مفسرین کے مطابق قرآن مجید میں روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی بیماریوں کا علاج موجود ہے³۔ اس کا ثبوت ہمیں کئی احادیث مبارکہ سے ملتا ہے جن کا ذکر محدثین نے "کتاب الطب" کے عنوان سے اپنی کتب میں کیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسانی بدن کو بہترین تخلیقی نمونہ قرار دیا ہے⁴۔ اس کی دیکھ بھال اور آفات و بیماریوں سے حفاظت کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور نعمت کا شکر ادا کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ صحت کی حفاظت کے لئے ہر طرح کے جائز طریقے اختیار کئے جائیں۔ لہذا حفظان صحت بھی اسی طرح ضروری ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی باقی نعمتوں کی قدر کرنا اور ان کی حفاظت کرنا۔

علاج بطور حفظ ما تقدم کے لئے عربی میں " الطب الوقائی " کا لفظ مستعمل ہے اور انگریزی میں اس کو "Preventive Medicine" کہا جاتا ہے، مقالہ زیر نظر میں اسی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں درج ذیل ذیلی مباحث کے تحت علمی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

مبحث اول: طب وقائی کا مفہوم، تاریخی پس منظر اور معاصر نظر

مبحث دوم: طب وقائی (علاج حفظ ما تقدم) کی مذہبی بنیادیں اور نظائر

مبحث سوم: سد الذرائع کا "علاج حفظ ما تقدم" کے تناظر میں جائزہ

مبحث اول: طب وقائی کا مفہوم، تاریخی پس منظر اور معاصر نظر

وقائی کا معنی

لفظ وقائی کا مادہ، وَقَى، يَقِي، وَقَايَةً ہے جس کا مطلب ہے بچنا، علامہ احمد بن فارس بن

زکریا القزوینی اس بارے میں فرماتے ہیں:

كَلِمَةً وَاحِدَةً تَدْ لُ عَلَى دَفْعِ شَيْءٍ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهُ. وَوَقَيْتُهُ أَقْبَهُ وَقِيًّا. وَالْوَقَايَةُ: مَا يَقِي الشَّيْءَ⁶

"یہ ایک ایسا کلمہ ہے جو ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنے کے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے اور وقایہ کا مطلب ہے: کسی چیز کو بچانا۔"

لسان العرب میں وقی کے تحت بھی اس کا یہی مطلب درج ہے:

وقاه الله وقياً ووقاية وواقية: صانه--وقيت الشيء أقيه إذا صنته وسنتته-- والوقاء والوقاء والوقاية والوقاية والوقاية: كل ما وقيت به شيئاً⁷

طب وقائی کی تاریخ و معاصر نظریہ:

طب وقائی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ طب کی تاریخ۔ چنانچہ عبرانی زبان کی مختلف کتب میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح یونانی اور رومن طب میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے جس کے بارے میں ڈاکٹر ڈیمیل بیکر لکھتے ہیں:

The dietary and personal hygiene code of the ancient Hebrews, described in Leviticus, Numbers, and Deuteronomy of the Old Testament, provided protection from foodborne and person-to-person spread of disease by calling for personal cleanliness, dietary restrictions, and proper sexual conduct. Greek and Roman medicine, exemplified in the writings of Hippocrates and Galen, considered disease to be a disturbed equilibrium between "natural" (innate) forces and "non-natural" (external) forces.⁸

"قدیم عبرانی تہذیب میں موجود کھانے پینے اور جسمانی صفائی کے اصول میں خوراک کے ذریعے اور انسانوں سے لگنے والی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے غذا بنیابندیوں، جسمانی صفائی اور محفوظ جنسی ملاپ پر زور دیا گیا ہے۔ یونانی اور رومن طب، جو کہ سقراط اور جالینوس کی تحاریر سے واضح ہے، کے مطابق بیماری قدرتی (اندرونی) قوتوں اور غیر قدرتی (بیرونی) قوتوں کے مابین موجود عدم توازن کا نام ہے۔"

ازمنہ وسطیٰ میں مسلمان اطباء نے رومن اور یونانی طبی تہذیب کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ اسے مزید آگے بڑھایا۔ رومن اور یونان کے علوم کو اپنی زبان میں منتقل کرنے میں تیزی اس وقت آئی جب مامون الرشید کے دور میں بیت الحکمت کی بنیاد رکھی گئی۔ اس دور میں مسلمان اطباء نے مذکورہ دونوں علوم کو عربی زبان میں منتقل کر کے ان پر مزید تحقیق کی:

*"Rhazes' vivid descriptions of measles and smallpox were the first to group clinical signs and symptoms into distinct diseases with unique natural histories. He thus made it conceptually possible to separate causes, treatments, and preventive methods for various diseases"*⁹.

"ابو بکر رازیؒ وہ پہلے طبیب تھے جنہوں نے چچک اور خسرہ کی علامات کو نہایت واضح کر کے بیان کیا جس کی وجہ سے علامات کی بنیاد پر بیماری کو پہچانا گیا۔ الرازیؒ ہی کی وجہ سے یہ ممکن ہوا کہ مختلف بیماریوں کی وجوہات، علاج اور حفظ ما تقدم کے طریقوں کو الگ کیا جا سکے۔"

طب وقائی کی توجہ مریض کے جسم میں بیماری کی ترقی سے پہلے یا بیماری کو روکنے کے طریقوں پر مرکوز ہوتی ہے۔ اس کا تصور جدید نہیں ہے بلکہ میڈیکل میں اس کا استعمال کافی عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ ڈاکٹر ڈینیل ایم بیکر (Daniel M. Becker) جو اورجینیا یونیورسٹی کے سکول آف میڈیسن میں Department of Internal Medicine سے وابستہ ہیں اپنی کتاب *History of Preventive Medicine* میں لکھتے ہیں:

*The concept of preventive health care is not modern. Before the 20th century biomedical revolution, important advances had been made in the understanding and prevention of infectious diseases and nutritional deficiency. Long before the advent of scientific investigation into disease processes, men were explaining disease and attempting to avoid illness.*¹⁰

"علاج بطور حفظ ما تقدم: طب وقائی کا تصور جدید نہیں ہے۔ بیسویں صدی کے طبی انقلاب سے پہلے متعدی امراض سے بچاؤ اور غذائیت کی کمی کی روک تھام کے سلسلے میں

اہم پیش رفت ہو چکی تھی۔ سائنسی تحقیقات کی آمد سے بہت پہلے سے ہی بیماری کی تشخیص اور اس سے بچاؤ کے لئے کوششیں جاری تھیں۔"

معاصر دور میں بھی علاج کے لئے طب وقائی کا کردار نہایت اہم ہے۔ آج کل بھی ڈاکٹر جب کسی مریض کا علاج کرتے ہیں تو مرض کے علاج کے ساتھ ہی مریض کو ودادی جاتی ہے جو مستقبل میں اس مرض سے بچاؤ کا کام کرے۔ اس کے علاوہ ایسے طریقے یا کم از کم ان گھریلو ٹوٹکوں کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے جن سے موسمی، علاقائی یا وبائی امراض سے بچاؤ ممکن ہو۔ امیریکن کالج آف پریوینٹیو میڈیسن کے مطابق بھی طب وقائی کی اہمیت ڈاکٹر اور مریض دونوں کے لئے مسلم ہے چنانچہ ان کا کہنا ہے:

"Preventive medicine is practiced by all physicians to keep their patients healthy. It is also a unique medical specialty recognized by the American Board of Medical Specialties (ABMS). Preventive medicine focuses on the health of individuals, communities, and defined populations. Its goal is to protect, promote, and maintain health and well-being and to prevent disease, disability, and death¹¹."

"طب وقائی کا استعمال تمام ڈاکٹروں کی جانب سے کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے مریضوں کو صحت مند رکھ سکیں۔ یہ ایک ایسی منفرد طبی خصوصیت ہے جسے American Board of Medical Specialties (ABMS) کی طرف سے منظور کی گئی ہے۔ طب وقائی کی توجہ انفرادی، اجتماعی اور مخصوص آبادیوں کی صحت پر مرکوز ہوتی ہے۔ اس کا مقصد صحت کی حفاظت، اس کو فروغ دینا، اس کو برقرار رکھنا اور بیماری، معذوری، اور موت کو روکنا ہے۔"

معاصر دور میں طب وقائی کے بنیادی تین طریقے زیر استعمال ہیں جن کے بارے میں

Prevention in Clinical Practice میں ذکر ہے:

"In surveying historical efforts to prevent communicable diseases and nutritional deficiency diseases three categories of prevention are apparent;

- (1) Individual control over personal health through adherence to dietary and hygiene codes;
- (2) Social control over health by means of isolating diseased individuals or protecting large groups of people from environmental dangers;
- (3) Application of increased scientific understanding of disease.¹²

"متعدی بیماریوں اور غذائیت کی کمی کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے کی گئی تاریخی کوششوں کے لئے طب وقائی کی تین اقسام واضح ہیں:

1. غذائی اور حفظانِ صحت کے کوڈ کے عمل کے ذریعے ذاتی صحت پر انفرادی قابو پانا۔
2. صحت پر سماجی قابو پانا اس طور پر کہ (متعدی مرض کے شکار) بیمار افراد کو الگ تھلگ رکھنا یا ماحولیاتی خطرات سے لوگوں کے بڑے گروہوں کو تحفظ فراہم کرنا۔
3. بیماری کی بڑھتی ہوئی سائنسی سمجھ کو استعمال میں لانا۔

مبحث دوم: طب وقائی (علاج حفظاً المقدم) کی مذہبی بنیادیں اور نظائر کا مفہوم اور اس کی شرعی بنیاد
قرآن کا ایک مقصد شفاء بتایا گیا ہے جس کی تفسیر علامہ محمد متولی الشعراوی طبِ علاجی اور طب وقائی دونوں طرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فهو طبّ علاجیّ وطبّ وقائیّ فی آنّ واحد¹³

"قرآن ایک ہی وقت میں طبِ علاجی اور طبِ وقائی ہے۔"

أبو نعیم اصفہانی اپنی معروف کتاب الطب النبوی میں "باب تدبیر الصحة وأن

الصوم مصححة" کے نام سے مستقل باب لاتے ہیں جس میں حدیث "صوموا تصحوا" کا ذکر کر کے یہ بتاتے ہیں کہ روزہ صرف ایک بدنی عبادت ہی نہیں بلکہ صحت کے لئے بھی ضروری ہے اور روزہ رکھنے سے بہت سی بیماریوں سے بچاؤ بھی ممکن ہو جاتا ہے¹⁴۔ اسی حدیث کی تشریح موسوعة الإعجاز العلمي فی القرآن والسنة میں کی گئی ہے، مذکورہ کتاب میں روزے کو طب وقائی ہی کی ایک قسم میں شمار کیا گیا ہے اور اس کی توضیح ان الفاظ میں کی گئی ہے:

إنّ فی الصیام من الفوائد الصحیة ما یدھش العقول؛ قال بعض العلماء: "إنّ الصیام دورةً وقائیةً سنویةً، تقی الإنسان من الأمراض الكثیرة، فهو سلوک وقائیّ

من أجل سلامة هذه العضوية، فالصيام كما يقول العلماء: "هو إلى الطبّ الوقائي أقرب منه إلى الطبّ العلاجي"¹⁵

"روزے میں عقل کو حیران کر دینے والے فوائد موجود ہیں۔ بعض علماء روزے کو انسان کے لئے بہت سی بیماریوں سے بچاؤ کا سالانہ کورس بتاتے ہیں۔ پس روزہ انسان کو تندرست رکھنے کے لئے حفظانِ صحت کا ایک وقائی انداز ہے جبکہ بعض علماء کے مطابق روزہ طبِ علاجی سے زیادہ طبِ وقائی کے قریب ہے۔"

غصہ پر تحقیقات کرنے والوں کے مطابق غصہ کرنے والا شخص بشمول دیگر درج ذیل بیماریوں کی لپیٹ میں آجاتا ہے:

اسے پیٹ میں السریاگیس کی شکایت ہو جاتی ہے اور خون میں کو لیسٹروول کی سطح بڑھ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ خون کی نالیوں میں رکاوٹ آ جاتی ہے جس کی وجہ سے غصہ ہارٹ اٹیک کا سبب بن سکتا ہے۔ اس سے دل کی بیماری بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ غصے سے آنتوں پر بھی خراب اثر پڑ سکتا ہے اور قوتِ مدافعت کم ہو سکتی ہے۔ غصہ پٹھوں کی قوت کار اور نظام کار کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس سے انسان قوتِ یادداشت کھو کر بیہوش بھی ہو سکتا ہے¹⁶۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ¹⁷

"ایسے لوگ جو فراغت اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم والکاظمین الغیظ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

يُرِيدُ الرَّجُلُ بَيْنَاوَلِكَ بِلِسَانِهِ وَأَنْتَ تَقْدِرُ أَنْ تُرَدَّ عَلَيْهِ فَتَكْظِمَ غَيْظَكَ عَنْهُ، فَلَا تُرَدُّ عَلَيْهِ شَيْئًا¹⁸

"انسان چاہتا ہے کہ وہ تجھے اپنا لقمہ بنا لے حالانکہ تو بھی اس کا جواب دینے کی قدرت رکھتا ہے، پھر بھی تو اپنے غصے کو پی جاتا ہے اور اس کا کچھ جواب نہیں دیتا۔"

غصہ کا علاج طبِ وقائی کے طور پر کیا جاتا ہے چنانچہ "منار القاری شرح مختصر صحیح

البخاری "میں غصے کے علاج میں دو اقسام کے علاج بتائے گئے ہیں جن میں پہلا علاج یہ ہے کہ ایسے معاملات سے اجتناب کیا جائے جو غصے کا سبب بنتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا گیا:

للغضب دواءان: (أ) دواء وقائي: قبل وقوعه: وهو تجنب أسبابه والابتعاد عن المواقف المؤذية إليه. كمجالسة السفهاء، ومخالطة الأشرار، وتناول المشروبات المهيجة للأعصاب، وأن يكثر من الاستغفار، وقول: لا حول ولا قوة إلا بالله بصدق وإخلاص، فإن فيها شفاءً من أدواء كثيرة¹⁹

"غصے کے دو علاج ہیں: پہلا علاج وقائی ہے اور وہ یہ کہ ان اسباب سے اجتناب کیا جائے جو غصے کا باعث بنتے ہیں جیسے سفہاء کی مجالس میں شرکت، شریر لوگوں سے اختلاط اور ذہنی ہیجان کی طرف لے جانے والی مشروبات کا عدم استعمال۔ اس کے علاوہ توبہ کی کثرت (بھی غصے کا بہترین علاج ہے)۔ اخلاص وصدق دل کے ساتھ لا حول ولا قوة الا بالله کا ورد بھی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔"

الغرض قرآن و حدیث کے مذکورہ بالا تمام نصوص سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام نے کسی تکلیف دہ صورت حال کے واقع ہونے سے پہلے ایک قدم آگے بڑھ کر ان احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے جن کے اختیار کرنے سے اس تکلیف دہ صورت حال کے واقع ہونے کے امکانات کم سے کم ہو جاتے ہیں۔

طب وقائی کی ایک واضح مثال کتے کے لعاب سے بچاؤ کا حکم ہے۔ کتے کا زہر اس کے لعاب میں سرایت کیے ہوتا ہے۔ جب کتا برتن میں منہ ڈالتا ہے تو اس کا لعاب برتن میں سرایت کر جاتا ہے، بالکل ایسے جیسے اس کے کاٹنے سے اس کا زہر انسانی عضو میں سرایت کر جاتا ہے۔ لہذا کتے کا جھوٹا پانی پینے والے میں بھی وہی اثرات رونما ہو جاتے ہیں جو کتے کے کاٹے ہوئے انسان کے بدن پر ہوتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پیش بندی اور امت پر شفقت فرماتے ہوئے کتے کے برتن میں منہ ڈالنے پر برتن کو دھونے کا حکم دیا ہے تاکہ کتے کے لعاب سے ہونے والی بیماریوں سے حفاظت ہو۔ مسند احمد کی روایت ہے:

إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات. وعفروه الثامنة في التراب²⁰

"جب کتا برتن میں منہ ڈال جائے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے

ساتھ اس کو مانجھو۔"

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ²¹

"اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو

پسند نہیں کرتا۔"

ہضم نہ ہونے کی صورت میں خوراک جسم میں چربی کی صورت میں جمع ہو جاتا ہے جو موٹاپے اور اس سے جڑی بہت سی دیگر بیماریوں (جن میں سب سے اہم دل کی بیماری ہے) کا سبب بنتا ہے جو جان لیوا بھی ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی ایسی بیماریاں ہیں، جو صرف بسیار خوری کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں، جیسے ذیابیطس، ہائی کولیسٹرول، جوڑوں اور پٹھوں کا درد وغیرہ²²۔

طبی ماہرین کے مطابق اکثر امراض کا سبب ناقص غذا یا اس کا غیر مناسب طریقہ استعمال ہے۔ اگر غذا ضرورت کے مطابق اور انسانی مزاج کے مناسب ہو اور ضرورت سے زائد نہ ہو تو انسان زیادہ دیر تک بہت سارے امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے چنانچہ علامہ محمد راتب النابلسی فرماتے ہیں:

والاعتدال في الطعام والشراب وسائر المباحات من الطب الوقائي²³

"کھانے پینے اور تمام مباحات میں میاندہ روی کا تعلق طب وقائی سے ہے۔"

کھانے میں اعتدال کے بارے میں حضور ﷺ نے بھرپور ہدایات فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے کھانے کے تمام طریقے حفظانِ صحت کے اصول کے مطابق ہیں اور آپ ﷺ کے ہر ارشاد میں طبی فلسفے موجود ہیں۔ کتب احادیث میں "آداب الطعام" پر مستقل عنوانات موجود ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ حفظانِ صحت کا کتنا خیال رکھتے تھے۔

طب وقائی کی ایک مثال جدید میڈیکل میں آپریشن کی صورت میں بھی سامنے آتا ہے جس کے بارے میں علماء کا کہنا ہے کہ اگر عورت کا حمل قرار پا جائے اور جنین کی حد تک پہنچ جائے اور اس بات کا خدشہ ہو کہ حمل ماں اور بچے دونوں کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔ اس صورت میں ڈاکٹر کے لئے جائز ہے کہ وہ آپریشن کر کے حمل ضائع کر لے تاکہ ایک محترم نفس اور روح کی جان بچائی جا

سکے۔ اس مذکورہ صورت میں حفظ ما تقدّم کی رعایت کرتے ہوئے ماں کی جان بچانے کے لئے بچے کو ضائع کر دینا جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس بات کی تفصیل لکھتے ہوئے "شرح زاد المستقنع" میں مذکورہ آپریشن کو طب وقائی ہی کی قسم بتایا گیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

فهذا إجراء وقائي وداخل تحت الطب الوقائي²⁴

"یہ بچاؤ کا ذریعہ ہے جو کہ طب وقائی کے زمرے میں آتا ہے۔"

طب وقائی کی ایک نظیر آپ ﷺ کا وہ فرمان بھی ہے جس میں اس بات سے خبردار کیا گیا ہے کہ جب کسی بیماری لگنے کا خطرہ ہو یا کسی سبب سے بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو تو متوقع بیماری، آفت سے بچاؤ اور حفظ ما تقدّم کے طور پر دو اکا استعمال کرنا جائز ہے۔ حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ سُوءٌ، وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ²⁵

"جس نے ہر صبح چند عجوة کھجوریں کھالیں اسے رات تک کوئی زہر اور کوئی جادو نقصان نہیں

پہنچائے گا۔"

اس حدیث میں کسی آفت و آزمائش کے واقع ہونے سے قبل ہی اس کا دفاع کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ پس جب بھی کسی بیماری اور مصیبت میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو یا کسی ملک میں پھوٹنے والی وبا سے بچاؤ مقصود ہو تو اس بیماری اور وبا کے دفاع میں ٹیکے لگوانا اور قبل از وقت علاج کرانا جائز ہے اور اس میں شرعاً کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔ لہذا جس طرح لاحق بیماری کا علاج کرایا جاتا ہے اسی طرح متوقع بیماری کا بھی علاج کرایا جاتا ہے۔

یہ بات سمجھنا از حد ضروری ہے کہ طب وقائی کا مفہوم وسیع ہے اور اس میں جسمانی صحت کے ساتھ روحانی بیماریوں سے حفاظت بھی شامل ہے۔ اگر ہم اپنے گرد و پیش میں غور کریں تو ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایسے بے شمار کاموں سے واسطہ پڑتا ہے جو ہم صرف حفظ ما تقدّم کے طور پر کرتے ہیں۔ اسلام میں بھی ایسے بہت سے احکام موجود ہیں جن میں حفظ ما تقدّم کو بنیاد بنا کر انفرادی، سماجی اور معاشرتی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کی ایک مثال وہ ہے جو علامہ وھبہ الزحیلی نے آیت

"وَأَمَّا يَنْزِعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ" کے تحت بیان فرمائی ہے جس میں شیطان سے پناہ مانگنے کو عمل وقائی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

وهذا الاعتصام بالله من الشيطان عمل وقائي، ولا شك أن الوقاية خير من
العلاج²⁶

"شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنا حفظ ما تقدم کے طور پر ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔"

اسی استیعاذ اور علاج بطور حفظ ما تقدم (طب وقائی) کی مثال وہ مسنون اعمال واذکار بھی ہیں جو آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر صحابہ کرام کو سکھائے۔ ان میں ایک حدیث حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إن البيت الذي تقرأ فيه البقرة لا يدخله الشيطان

"اُس گھر میں شیطان داخل نہ ہوگا جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔"

یہ اور اس معانی کی دیگر کئی روایات میں شیطان اور موزیات سے حفاظت کا جو طریقہ بتایا گیا ہے مثلاً رات کو چراغ بجھا کر سونا، کھانے پینے کی اشیاء کو ڈھانپنا اور صبح اٹھنے کے بعد پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ان کو دھونا وغیرہ طب وقائی کی واضح مثالیں ہیں۔ اس حوالے سے موسوعة علوم القرآن میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے:

وهذه خاصية الحفظ من الشيطان، وهي علاج وقائي، يحفظ على الإنسان

"یہ معاملہ ایسی خاصیت ہے جو شیطان سے حفاظت کراتی ہے اور یہ علاج بطور حفظ ما تقدم ہی ہے جو انسان کی محافظت کرتی ہے۔"

علاج بطور حفظ ما تقدم کی مثال عبادات میں بھی کثرت سے موجود ہے: اگر کوئی ماہر اور ایمان دار ڈاکٹر کسی مریض سے کہے کہ اس کے لئے روزہ نقصان دہ ہے یا روزہ اس کے مرض میں اضافہ کا سبب بن سکتا ہے تو اس صورت میں مذکورہ شخص صحت مند ہونے کے بعد ہی فوت شدہ روزوں کی قضا کرے گا بصورت دیگر وہ ہر روزے کے بدلے فدیہ ادا کرے گا۔

انسانوں کے لئے مشروع ہے کہ وہ بیماری سے بچاؤ کے لئے اسباب اختیار کرنے کی صورت میں ایسے مریض سے دور رہیں جس کو متعدی بیماری لاحق ہو۔ چنانچہ طاعون کے مرض کے بارے

میں حدیث: فإذا سمعتم به بأرض، فلا تقدموا عليه، وإذا وقع بأرض وأنتم بها، فلا تخرجوا فرارا منه²⁷ جب تمہیں کسی جگہ میں طاعون کی وبا کا علم ہو تو وہاں مت جاؤ اور اگر تم کسی ایسے مقام پر موجود ہو جہاں طاعون پھیل گیا ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔ اس حکم کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بیماری کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔ یہ حدیث "علاج بطور حفظ ما تقدم" کی سب سے بڑی نظیر ہے۔

جذام کی بیماری کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان:

وَفِرَّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ²⁸

"مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔"

اور اس مفہوم کی حامل دیگر احادیث میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جسمقام پر پہلے سے کوئی بیماری موجود ہو وہاں جانا یا بیماری کی جگہ سے کسی اور جگہ منتقلی اس لئے ممنوع ہے کہ یہ بیماری کے تعدی کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ ان احادیث میں ان تمام امور سے ممانعت موجود ہے جو بیماری کا سبب بن سکتے ہیں اور یہ علاج بطور طب وقائی کے نظائر میں سے ہے۔

حفظ ما تقدم کی ایک اہم شاخ صفائی اور طہارت ہے جس کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل

ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ²⁹ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

"یقیناً اللہ تعالیٰ محبت تو بہ کرنے والوں اور صاف پاک رہنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔"

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

الطهور شطر الإيمان

"طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔"

حفظانِ صحت (طب وقائی) کے حوالے سے جو بات نہایت اہمیت رکھتی ہے اس کا تعلق اپنے علاقے اور گھر کی صفائی سے ہے۔ ایسا کرنے سے انسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ موجودہ دور میں عوام الناس اور بالخصوص بچوں میں پھیلنے والی خطرناک بیماریوں کا ایک بنیادی سبب صفائی ستھرائی کا ناقص انتظام ہے۔ جس گھر یا علاقے میں صفائی کا نظام ٹھیک نہ ہو اس میں صحت کی صورت حال انتہائی تشویشناک ہوتی ہے جو بالآخر خطرناک اور لاعلاج بیماریوں پر منتج ہو جاتی ہے اس

لئے ضروری ہے کہ حفظ ما تقدم کا پاس رکھتے ہوئے جسمانی، گھریلو اور علاقائی صفائی بشمول مساجد و ہسپتال و جامعات و مدارس و دیگر ماکن عامہ کا بندوبست کیا جائے۔ شریعت میں اس بات کی انتہائی تاکید موجود ہے چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

إن الله طيب يحب الطيب، نظيف يحب النظافة، كريم يحب الكرم، جواد يحب

الجود، فنظفوا- أراه قال أفنيتكم ولا تشبهوا باليهود³⁰

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے، وہ صاف ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے، وہ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے۔ وہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے لہذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جسم کی صفائی صحت کے حصول اور بیماری سے حفاظت (حفظ ما تقدم) کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ بات عام مشاہدے میں آچکی ہے کہ جس علاقے یا گھر میں آس پاس کے علاقے کی صفائی کا معمول ہو وہاں دوسرے علاقے کی بہ نسبت بیماری کا خطرہ اور حملہ کہیں کم ہوتا ہے۔ اسی کا نام "طب و قائی" یا علاج بطور حفظ ما تقدم ہے۔ اسلام نے نفاذ و طہارت کو ایمان کا ایک اعلیٰ حصہ قرار دیا ہے۔

ان تمام تر اور اسی معنی کی دیگر احادیث سے ایک بات بالکل واضح ہے کہ اسلام جسمانی صفائی کے بارے میں انتہائی سنجیدہ، حساس اور واضح موقف رکھتا ہے جس کی دیگر وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ حفظ ما تقدم ہے۔

مبحث سوم: سد الذرائع کا "علاج حفظ ما تقدم" کے تناظر میں جائزہ

قیامت تک درپیش مسائل کے حل کے لئے اصول قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔ شرط یہ ہے کہ تدبر و تفکر سے قرآن و سنت کا مطالعہ کیا جائے چنانچہ اسی بصیرت و گہرائی کے ذریعے فقہاء نے چند قواعد و ضوابط مقرر کئے ہیں جسے اصطلاح میں اصول فقہ کہا جاتا ہے۔ قواعد فقہیہ میں سے ایک اہم قاعدہ "سد ذرائع" کا ہے۔ علاج بطور حفظ ما تقدم کے لئے عربی میں الطلب الوقائی کا لفظ مستعمل ہے جسے سد ذرائع سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ طب و قائی کا جدید اصطلاح ہے اور اسلامی علوم کے

مصادر اصلیہ و مراجع میں براہ راست بطور اصلاح اس کا استعمال نظر نہیں آتا اس لئے اسے سمجھنے کے لئے سدذرائع کو سمجھنا ہوگا۔

سدذرائع کا فلسفہ یہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عموماً کوئی فعل خود مباح یا مستحب ہوتا ہے مگر وہ کسی اور مفسدہ کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے لہذا اسے حرام قرار دیدیا جاتا ہے۔ سدذرائع کو شرعی احکام کا چوتھائی حصہ کہا گیا ہے جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ سدذرائع کا باب شرائع کا ایک چوتھائی حصہ ہے³¹، اس لیے کہ شریعت نے امر کیا ہے اور نہی بھی کی ہے، جس فعل سے نہی کی ہے وہ فعل یا تو خود مفسدہ ہوتا ہے یا مفسدہ کا ذریعہ ہوتا ہے یعنی نہی یا تو کسی چیز سے بذاتہ نہی ہوگی یا اس کی طرف لیجانے والے کے ذریعے سے نفی ہوگی اس دوسری قسم کو سدذریعہ کہتے ہیں۔ چنانچہ سدذرائع کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَإِذَا حَزَمَ الرَّبُّ تَعَالَى شَيْئًا وَلَهُ طُرُقٌ وَوَسَائِلٌ تُفْضِي إِلَيْهِ فَإِنَّهُ يُحْزِمُهَا وَيَمْنَعُ مِنْهَا، تَحْقِيقًا لِتَحْرِيمِهِ، وَتَثْبِيثًا لَهُ، وَمَنْعًا أَنْ يُقْرَبَ حِمَاهُ، وَلَوْ أَبَاحَ الْوَسَائِلَ وَالذَّرَائِعَ الْمُفْضِيَةَ إِلَيْهِ لَكَانَ ذَلِكَ نَفْضًا لِلتَّحْرِيمِ، وَإِعْرَاضًا لِلنُّفُوسِ بِهِ، وَحِكْمَتُهُ تَعَالَى وَعِلْمُهُ يَأْتِي ذَلِكَ كُلَّ الْإِبَاءِ³²

"اگر معاصی اور محرمات سے اللہ تعالیٰ روک دیتا اور ان ذرائع پر روک نہ لگاتا تو اس کا صاف مطلب یہ ہوتا کہ ایک طرف معاصی سے تو روکا گیا لیکن دوسری طرف معاصی پر آمادہ کرنے والی چیزوں کو بحال رکھا اور ظاہر ہے کہ اس کی وجہ سے بار بار معاصی کا ارتکاب ہوتا، جو اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ اور اس کے ہمہ گیر علم کے سراسر منافی تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اصل کو حرام قرار دینے کے ساتھ اس کے ذرائع کو بھی حرام قرار دیا۔"

قرآن و حدیث میں بہت سے نظائر ملتے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی بھی برائی، آفت یا گناہ کے اسباب و ذرائع اور راستوں سے بچنا (سدذرائع) بھی اسی طرح ضروری ہے جیسا خود ان برائیوں سے بچنا۔ وضاحت کے لئے ذیل میں قرآن و سنت سے اس کے چند نظائر بیان کئے جاتے ہیں تاکہ اس دعویٰ کی حقیقت معلوم ہو جائے:

1. وَلَا تَقْرَبُوا الرَّبِّيَّ إِنَّهُ كَانَ قَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا³³

"خبردارزنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔"

زنا ایک نہایت قبیح فعل ہے۔ اس کے برے اثرات مرتکب زنا اور پورے معاشرے پر پڑتے ہیں اور اس سے بہت سے نقصانات جنم لیتے ہیں۔ اسلام جہاں بدکاری سے منع کرتا ہے وہاں اس کے دواعی اور اسباب سے بھی بچنے کی تاکید کرتا ہے، مثلاً غیر محرم عورتوں سے اختلاط، عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کرگھروں سے باہر نکلنا وغیرہ سے ممانعت اسلام میں سدذرائع کی اہمیت بتلاتا ہے۔

2. اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مردوں پر بیویوں سے حالت حیض میں ہم بستری کرنا حرام کیا ہے، قرآن مجید نے حرمت کی علت بھی بیان کی ہے اور حیض کو گندگی کہا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَاعْتَرِلُوا النِّسَاءَ فِي المَحِيضِ³⁴

"حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔"

ان دنوں میں بیوی کے ساتھ جماع مردوں کیلئے بہت سی بیماریوں کا سبب بنتا ہے اور اس حالت میں جماع کی ممانعت حفظ ما تقدم کے طور پر ہے۔ اس کے علاوہ یہ عورت کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ اسی طرح نفاس اور ولادت کے بعد ناپاک خون نکلتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی عورتیں سخت اذیت سے گزرتی ہیں۔ ایسے میں بھی مرد اور عورت کا صحبت کرنا سخت نقصان دہ ہوتا ہے³⁵۔

3. اگر کسی جگہ پانی کھڑا ہو تو اس میں پیشاب کرنا جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ اس پانی کا بہت ساری ضروریات میں استعمال کیا جانا ممکن ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا يبولن أحدكم في الماء الراكد³⁶

"تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔"

اس لئے کہ ممکن ہے کہ اس میں سے کوئی آدمی اپنے پینے یا استعمال کے لئے پانی لے جائے جو بیماری کا سبب بنے۔ معلوم ہوا کہ یہ ممانعت بھی حفظ ما تقدم کے قبیل سے ہے۔

4. سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز³⁷ سے بیماری سے پہلے حفاظتی قطرے یا حفاظتی ادویات کے استعمال کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

"وہا یادگیر اسباب کی وجہ سے بیماریاں در آنے کے خطرے کے پیش نظر علاج معالجہ کرانے یادوا کھانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ حضرت رسول کریم ﷺ سے صحیح سند سے مروی ہے کہ:

من تصبح بسبع تمراتن عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر³⁷

"جس شخص نے صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھالیں، اسے اس دن جادو اور زہر نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔"

یہ اقدام بیماری کے رونما ہونے سے قبل پرہیز و بچاؤ کے قبیل سے ہے۔ اسی طرح جب کسی بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو اور کسی شہر یا ملک میں وبائی مرض پھیلا ہوا ہو تو اس کے ذریعہ کی غرض سے اینٹی بائیوٹک کھانے میں کوئی ممانعت نہیں اور جس طرح مریض کو لاحق ہونے والی بیماری کا علاج جائز ہے، اسی طرح متوقع بیماری سے بچنے کے لئے بھی علاج جائز ہے۔

نتائج

طب وقائی جدید طریقہ علاج نہیں بلکہ اس کی بنیاد قدیم ہے۔ احادیث میں طب وقائی کی بنیاد پر جا بجا علاج کرنے کے احکامات موجود ہیں۔ جنہیں بنیاد بنا کر فقہاء اسلام نے سد ذرائع کے تحت ان گنت مسائل کا حل پیش کیا ہے۔ عصر حاضر میں ڈاکٹر حضرات طب وقائی کے طور پر بہت سی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں مثلاً: حفاظتی ٹیکے، پولیو کے قطرے، ضعیف لوگوں کے لئے وٹامن کی گولیوں کا استعمال اور آج کل وبائی و متعدی موسمی امراض سے بچنے کے لئے ماسک کا استعمال وغیرہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ طب وقائی کی اہمیت کو معاشرے میں اجاگر کیا جائے۔

اسی طرح ہمارے معاشرے میں بچوں کی صحت سے متعلقہ معاملات میں خطرناک حد تک غفلت پائی جاتی ہے۔ اس کے سدباب کے لئے طب وقائی کی اہمیت والدین کو بتانا ضروری ہے تاکہ وہ بھی اپنے بچوں کو اس قسم کے علاج سے محروم نہ رکھیں اور ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے جو صحت و تندرستی کی نعمت سے مالا مال ہو۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 سورة الاسراء: ۱: ۸۰
- 2 سورة الاسراء: ۱: ۸
- 3 الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تائیل القرآن ۱: ۵۳۹ مؤسسۃ الرسالہ، ۲۰۰۰ء
- 4 سورة التین ۹۵: ۴
- 5 preventive medicine. (n.d.). The American Heritage® New Dictionary of Cultural Literacy, Third Edition. Retrieved November 24, 2016 from Dictionary.com
- 6 الرازی، أحمد بن فارس بن زکریاء القزوینی، معجم مقاییس اللغہ ۶: ۱۳۱ ادار الفکر، ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء
- 7 أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور، لسان العرب ۷: ۴۰۱ - ۴۰۲، دار صادر - بیروت، ۱۴۱۴ھ
- 8 Prevention in Clinical Practice, Page 13, Daniel M. Becker, M.D., M.P.H., Laurence B. Gardner, M.D, Plenum Medical Book Company • New York and London
- 9 Prevention in Clinical Practice, Page 16
- 10 D.H. Becker, L.B. Gardner, Chapter A HISTORY OF PREVENTIVE MEDICINE pp 13-21
- 11 <http://www.acpm.org/page/preventivemedicine>
- 12 Prevention in Clinical Practice, Page 13
- 13 محمد متولی الشعر اوی، تفسیر الشعر اوی ۱۱: ۶۹۹۵، مطابع اخبار الیوم، ۱۹۹۷ء
- 14 الأصبهانی، أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق، الطب النبوی ۱: ۲۳۶، دار ابن حزم، ۲۰۰۶ء
- 15 النابلسی، محمد راتب النابلسی، موسوعۃ الاعجاز العلمی فی القرآن والنسب ۱: ۷۷، دار المکتبی، سوریه - دمشق، ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء
- 16 ماریہ رحیم یار خان، غصہ کے نقصانات، ماہنامہ عبقری میگزین، جون ۲۰۱۰ء
- 17 سورة آل عمران ۳: ۱۳۴
- 18 الطبرانی، سلیمان بن أحمد بن ایوب، مکارم الأخلاق ۱: ۳۳۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء
- 19 حمزہ محمد قاسم، منار القاری شرح مختصر صحیح البخاری ۵: ۲۵۴، مکتبہ دار البیان، دمشق، ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء
- 20 امام احمد، أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد ۲: ۳۴۷، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء
- 21 سورة الاعراف ۷: ۳۱

- 22 نسرین اختر، بجئے بسا خوری سے، یکسیریس پیر 17 اگست 2015ء
- 23 موسوعہ الاعجاز العلی فی القرآن والنسب: 201
- 24 الشقیطی، محمد بن محمد الختار، شرح زاد المستنقع 12: 315، مصدر الکتاب، دروس صوتیہ قام بتقریظنا موقع الشبکہ
الإسلامیہ (س-ن)
- 25 امام بخاری، أبو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری 4: 138، دار طوق النجاة، 1422ھ
- 26 ڈاکٹر انزحلی، وہب بن مصطفیٰ، التفسیر المنیر فی العقیدة والشریعة والمنهج 9: 230، دار الفکر المعاصر دمشق، 1418ھ
- 27 ابن ابی شیبہ، أبو بکر عبد اللہ بن محمد، مسند ابن ابی شیبہ 1: 115، دار الوطن - الرياض، 1997ء
- 28 صحیح البخاری 4: 126
- 29 سورہ البقرہ 2: 222
- 30 الترمذی، أبو عیسیٰ محمد الترمذی، السنن الترمذی 5: 11، حدیث (2499) شرکہ مکتبہ و مطبعہ مصطفیٰ البابی الجلبی -
مصر، 1395ھ / 1975ء
- 31 ابن قیم، محمد بن ابی بکر بن ایوب، إعلام الموقعین عن رب العالمین 1: 57، دار الکتب العلمیہ - بیروت، 1991ء
- 32 نفس مصدر 3: 109
- 33 سورہ الاسراء 17: 32
- 34 سورہ البقرہ 2: 222
- 35 مزید علمی تفصیل کے لئے دیکھیں ڈاکٹر عمر الاشقر کی کتاب "الحیض والنفس والحمل بین الفقہ والطب" اور البسام
کی کتاب "توضیح الاحکام" 1: 362
- 36 ابن ماجہ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ 1: 122، دار احیاء الکتب العربیہ - فیصل عیسیٰ البابی
الجلبی (س-ن)
- 37 امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الاشریہ (36) باب فضل تمر المدینة (27)، حدیث
155- (2027)